Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،
فی پرچہ ۱ ر

جلد ۴۲/۷ | یکم تبلیغ ۱۳۳۲ ھ ش | یکم فروری ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جنوری:- بذریعہ ڈاک، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں کی تکلیف میں تو کچھ کمی ہے۔ لیکن ٹانگ میں عرق النساء کی تکلیف دات سے ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۱ جنوری:- محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ کمزوری بے حد بڑھ گئی ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرماتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کوئی منصف فکر کرے۔ کہ جزیرہ عرب کے لوگ اول کیا تھے۔ اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے۔ اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی۔ اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اور اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ (آئینہ کمالات اسلام)

ریر ایڈمرل صدیق چوہدری نے پاکستانی بحری بیڑے کی کمانڈر انچیف کا چارج لے لیا

آپ پہلے پاکستانی ہیں جنہیں بحری بیڑے کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے

کراچی ۳۱ جنوری:- ریر ایڈمرل ایم۔ ایچ صدیقی چوہدری نے آج صبح پاکستانی بحری بیڑے کے جہاز "دلاور" پر وائس ایڈمرل جیفرڈ سے پاکستان کے بحری بیڑے کی کمان کا چارج لے لیا۔ آپ پہلے پاکستانی ہیں جنہیں ملک کے بحری بیڑے کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ آج تمام دن ریر ایڈمرل چوہدری اور وائس ایڈمرل جیفرڈ کے پرچم ساتھ ساتھ لہراتے رہے۔ غروب آفتاب کے وقت وائس ایڈمرل جیفرڈ کا پرچم اتار لیا گیا۔ ریر ایڈمرل چوہدری آج رات کو باقاعدہ طور پر کمانڈر انچیف کا چارج لے لیں گے۔

آج صبح چارج لینے کی تقریب "دلاور" جہاز پر منعقد ہوئی۔ بحری فوج کے افسروں اور جوانوں نے وائس ایڈمرل جیفرڈ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد مارچ پاسٹ ہوئی جس میں بحری فوج کے جوانوں نے وائس ایڈمرل جیفرڈ کو سلامی دی۔

ریر ایڈمرل چوہدری نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ایک طاقتور بحری بیڑے کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ جتنی کہ اسے ایک زبردست بری فوج اور ہوائی بیڑے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے کہ پاکستان اپنے بحری بیڑے کو انتہائی طاقتور بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ بحری بیڑے کی پانچ سالہ ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ریر ایڈمرل چوہدری نے کہا کہ پچھلے پانچ سال میں پاکستان نے ہر اعتبار سے مکمل بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے بڑے بڑے اقدام کئے ہیں۔ وائس ایڈمرل جیفرڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ قائد اعظم نے پاکستانی بحری بیڑہ کا پہلا کمانڈر انچیف بنانے کیلئے مجھے طلب کیا تھا۔ آپ نے نئے کمانڈر انچیف کی قابلیت اور تجربہ کاری کی تعریف کی۔ اور کہا کہ ان کی سرکردگی میں پاکستانی بحری بیڑہ اپنی تکمیل کی منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔

روس کے کئی بڑے افسروں پر اہم خفیہ دستاویزات اچرانے یا لاپروائی سے ضائع کر دینے کا الزام

ماسکو ۳۱ جنوری:- ماسکو کے اخبار "پراودا" نے کئی بڑے بڑے روسی افسروں پر اہم خفیہ دستاویزات کو چرانے یا لاپروائی سے ضائع کر دینے کا الزام لگایا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ حفاظتی محکمہ کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کئی بڑے بڑے افسر خفیہ دستاویزوں کے تحفظ کے قانون سے لاپروائی برتنے اور خلاف ورزی کرنے کے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور ان کی اس لاپروائی سے ملک کے دشمنوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ بعض افسروں پر مجرموں کو چھپانے کا جرم بھی ثابت ہوا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ لیتھونیا میں یہودیوں اور لیتھونیا کے مقامی باشندوں پر مشتمل جاسوسوں کے ایک گروہ کا بھی پتہ چلا ہے۔ یہ گروہ امریکہ کے محکمہ جاسوسی کے لئے کام کر رہا تھا

عراقی طالبعلموں کی پاکستان میں آمد

لاہور ۳۱ جنوری:- عراقی طالب علموں کی ایک جماعت پاکستان آ رہی ہے جو پنجاب کو آپریٹو انسٹی ٹیوٹ میں تعلیم حاصل کرے گی۔ غیر ملکی طالب علموں کی یہ پہلی جماعت ہو گی۔ جو پاکستان کے ایک امداد باہمی کے ادارے میں امداد باہمی کا مطالعہ کرے گی۔

کراچی ۳۱ جنوری:- مشرقی بحر اوقیانوس اور بحیرہ روم میں امریکی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل رائٹ پاکستان کا پانچ روزہ خیر سگالی کا دورہ ختم کر کے آج اپنے علمبردار جہاز "نیس برگ" میں ہندوستان روانہ ہو گئے۔

قربان علی خاں ۱۲ فروری کو اپنے عہدہ کا چارج لینگے

کوئٹہ ۳۱ جنوری:- بلوچستان میں گورنر جنرل کے نامزد ایجنٹ مسٹر قربان علی خان اگلے ہفتے کی ۱۲ تاریخ کو کوئٹہ میں اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کو روزہ رکھنے کا ارشاد

پانچواں روزہ ۲ فروری کو رکھا جائے

جماعت پر موجودہ مشکلات اور فتنے کے ازالہ کے لئے جلسہ سالانہ پر احمدی احباب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال کے شروع میں ہر پیر کے روز سات روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں پانچواں روزہ ۲ فروری کو رکھا جائے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان ایام میں یہ دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو سمجھ دے یا سزا دے اور ہمیں کامیاب کرے اور مصائب میں صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انڈونیشیا کا تجارتی وفد کل کراچی پہنچے گا

کراچی ۳۱ جنوری:- انڈونیشیا کا ایک تجارتی وفد کل کراچی پہنچے گا۔ وہ حکومت پاکستان سے تجارتی سمجھوتوں کی تجویز کے بارے میں بات چیت کرے گا۔

اسرائیلی سپاہیوں کا اردن کے علاقے پر حملہ

عمان ۳۱ جنوری:- خبر ملی ہے کہ اسرائیل کے آٹھ سو سپاہی کل اردن کے علاقے میں ایک ہزار گز تک آگے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے ایک گاؤں پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں یہودیوں نے توپیں بھی استعمال کیں۔ ایک عرب ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ ایک یہودی کی لاش بھی ملی ہے۔

عباسیہ ٹیکسٹائل ملز کی یومیہ پیداوار

بغداد الجدید:- ۳۱ جنوری:- ریاست بہاولپور کی عباسیہ ٹیکسٹائل ملز میں اس وقت تین ہزار پاؤنڈ سوت یومیہ تیار ہو رہا ہے۔ اس وقت سوت کی پیداوار پندرہ ہزار پاؤنڈ یومیہ ہے۔ اس مل کے پچھتر فیصدی حصص ریاست نے خریدے ہوئے ہیں۔ مل میں سوت کے علاوہ پندرہ ہزار گز کپڑا یومیہ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

صوبہ جموں میں پرجا پریشد کی سرگرمیاں

سری نگر ۳۱ جنوری:- پرجا پریشد کے ہجوم نے جموں سے پچیس میل دور گنڈر کے مقام پر پولیس پر حملہ کر کے تین لیڈروں کو حوالات سے چھڑا لیا۔ ان لیڈروں کو پکٹنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ایک پولیس انسپکٹر اور پولیس کے تین سپاہی مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ پرجا پریشد نے صوبہ جموں کے کئی شہروں میں جلوس بھی نکالے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تحریک جدید میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب سے بھی وعدے لئے جائیں

"اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا۔ کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون چندہ نہیں دیتا۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے۔ خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو۔ اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس کام میں (تحریک جدید) حصہ لے۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

زمیندار احباب سے گذارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کر دی جائے، کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور اسے قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں ہی کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ (مشاورت ۱۹۵۰ء)

حضور کا منشا واضح ہے۔ اگر احباب توجہ فرماویں۔ تو کئی چھپے ہوئے لعل جن کو غربت سد سکندری ہو کر ترقی سے روکتی ہے۔ وہ نکل آئیں گے۔ اور ملک اور قوم کے لئے نہایت درجہ مفید وجود ثابت ہو کر امداد کرنے والے احباب کے لئے صدقہ جاریہ کے رنگ میں ذریعہ ثواب بن جائیں گے۔

چونکہ تعلیمی سال اب خاتمے کے قریب ہے۔ احباب کو اپنے اپنے علاقے میں حضور کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور وظائف مقرر کرنے چاہئیں۔ جن سے ان کے ہی علاقہ کے مستحقین مستفیض ہوں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

آئینہ کمالات اسلام - ازالہ اوہام - فتح اسلام - توضیح مرام - چشمہ معرفت - چشمہ مسیحی - کشتی نوح - نزول المسیح - مسیح ہندوستان میں - تحفہ گولڑویہ ایک غلطی کا ازالہ - ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی - سبز اشتہار - حقیقۃ الوحی - تجلیات الٰہیہ۔ اور ان کے علاوہ تفسیر کبیر جلد اول اور تفسیر کبیر تیسویں پارہ کی تیسری جلد - تفسیر سورہ کہف - دیباچہ تفسیر القرآن - دعوت الامیر اور اسلام میں اختلافات کا آغاز - تشریح الزکوٰۃ - سیرت خاتم النبیین جلد سوم اور تبلیغی خطوط بک ڈپو تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے طلب فرمائیں۔

نوٹ:- جلسہ سالانہ تک ہم نے کتب خریدنے والوں کو کمیشن میں خاص رعایت دی تھی۔ لیکن اب ۲۵ روپیہ سے ڈیڑھ سو روپے تک خریدنے والوں کو ۲ آنہ فی روپیہ اور ڈیڑھ سو روپے سے زائد قیمت کی کتب خریدنے والوں کو ۳ آنہ فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

اپنے منافع۔ فصل کی آمد۔ سالانہ ترقی اور مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لیں:-

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے تاجران۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے۔ کارخانوں والے وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور۔ دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان۔ گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان۔ ایک سال کے ٹھیکوں کا جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا فرمائیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:- تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں۔ کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

خریداران الفرقان کے لئے

ماہ جنوری سنہ ۵۳ء کا رسالہ تمام خریداروں کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ اس میں یاجوج و ماجوج کے متعلق ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ اگر کسی خریدار صاحب کو نہ ملے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دے کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ جن کے ذمہ چندہ واجب الادا تھا۔ ان کے نام وی۔ پی کئے گئے ہیں۔ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ (مینیجر الفرقان احمد نگر)

"زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔" (نظارت بیت المال ربوہ)

کیفیات

چلے آتے ہیں شیریں خواب میں جلوہ دکھانے کو
مرے سہمے ہوئے جذبات کی دنیا جگانے کو

تیری آنکھوں سے پینا چاہتا ہوں اے مے ساقی
ترا ایماء بھی ہو جائے ذرا پینے پلانے کو

یہ دل تیر نظر کے ہے نشانے کے لئے پیارے
یہ آنکھیں میں نے رکھی ہیں تری رہ میں بچھانے کو

یہ لٹنے کا نہیں سرمایۂ الفت جو دل میں ہے
سجا رکھے ہیں آنکھوں میں گہر لیکن لٹانے کو

جو دلِ حسنِ ازل کی تابشوں کا آج مرکز ہے
اے ناداں کمربستہ ہی تو وہ دل دکھانے کو

نہ جو بارِ امانت اٹھ سکا ارض و سماء سے بھی
ملا وہ بوجھ تجھ کو حضرتِ انساں اٹھانے کو

(عبد القادر از لائل پور)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

بر موقعہ مجلس مشاورت سنہ ۱۹۵۲ء

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفاتر کے کام کی پڑتال کے بارہ میں نیز جماعت کی بیداری سے متعلق تقریر فرمائی تھی۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت یہ تقریر زیادہ تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اور حضور نے خدام الاحمدیہ کو اس کی اشاعت کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۴/ رہے ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ کتاب منگوا کر احباب جماعت کو پڑھائیں۔ نہایت ضروری ہدایات پر مشتمل یہ تقریر ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ)

تقریب یوم مصلح موعود

"سبز اشتہار" کی قیمت میں خاص رعایت

یوم مصلح موعود قریب آ رہا ہے۔ اس دن دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ "سبز اشتہار" کو تقسیم کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر اعتراضات کا جوابات دیتے ہوئے مصلح موعود کی فضیلت بیان فرمائی۔ جو جماعتیں تقسیم کے لئے "سبز اشتہار" منگوائیں۔ انہیں خاص رعایت دی جائیگی۔ سبز اشتہار کی قیمت ۴/ فی نسخہ ہے۔ لیکن ایک سو یا اس سے زائد خریدنے والوں سے بیس (۲۰) روپے فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت وصول کی جائے گی۔

(انچارج تالیف و تصنیف انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

مورخہ یکم فروری ۱۹۵۳ء

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر جو احراری مولویوں محمد علی صاحب جالندھری وغیرہ اور مودودی صاحب کی انگیخت پر اپنی ترامیم میں "احمدیوں" کو اقلیت قرار دلانے کے متعلق ضمیمہ ایزاد کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق علمائے کرام نے اپنی جو وجوہات بیان کی ہیں۔ ہم اس پر کسی قدر الفضل میں روشنی ڈال چکے ہیں چنانچہ اس میں اس کی سب سے بڑی وجہ جو دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے مسئلہ کی وجہ سے اس ملک میں آخر کار وہی فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ جو ہندو مسلم کے مسئلہ کی وجہ سے ہوا۔

ہم نے الفضل میں اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ایسا خطرہ حقیقت میں تو کوئی ہے نہیں۔ البتہ خود یہی مولوی اپنی اشتعال انگیزیوں سے یکطرفہ خطرہ پیدا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہم نے کراچی اور پنجاب میں پچھلے دنوں جو احمدیت کے خلاف شورش برپا کی گئی تھی حوالہ دے کر بتایا تھا کہ یہ شورش صرف چند مفسدہ پرداز لوگوں کی پیدا کردہ تھی۔ علم اور سنجیدہ مسلمان اس سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ البتہ جب یہ لوگ پے بہ پے اشتعال انگیز کانفرنسیں جلسے جلوس کرتے ہیں۔ اور قریہ بہ قریہ پھر کر عوام کو کذب بیانیوں اور افترا طرازیوں سے برانگیختہ کرنے کے لئے پورا زور لگاتے ہیں۔ تو کچھ غنڈا عنصر ابھر آتا ہے۔ اور لاقانونی کا مرتکب ہوتا ہے۔

کل مودودی صاحب نے موچی دروازہ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر بھی زور دیا ہے اور احمدیوں کے خلاف اپنی اشتعال انگیزی کی بنیاد اسی مندرجہ بالا وجہ ہی کو بنایا ہے۔ اور ایسے شاعرانہ نقشے کھینچے ہیں۔ کہ جس طرح اسلام کے خلاف قریش اپنی تمام فصاحت و بلاغت خرچ کر دیا کرتے تھے۔ جس کا نمونہ علامہ اقبال مرحوم نے اپنی تصنیف جاوید نامہ میں اپنے شاعرانہ انداز میں شعروں میں جو قریش کے ایک بطلِ عظیم کی زبان سے کہلوائے ہیں دکھایا ہے۔ جن میں سے چند اشعار بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

سینۂ ما از محمدؐ داغ داغ
از دمِ او کعبہ را گل شد چراغ

ساحر و اندر کلامش ساحری است
این دو حرفِ لا الٰہ خود کافری است

پاش پاش از ضربتش لات و منات
انتقام از وے بگیر اے کائنات

قدرِ "احرار" عرب نشناختہ
با کلفتانِ حبش در ساختہ

ابن عبد اللہ فریبش خوردہ است
رستخیزے بر عرب آوردہ است

چشمِ خاصانِ عرب گردیدہ کور
بر نیائی اے "زہیر" از خاکِ گور

اے تو ما را اندریں صحرا دلیل
بشکن افسونِ نوائے جبریل

مودودی صاحب نے احمدی مسئلہ کے متعلق اپنی کل والی تقریر میں بہت کچھ طوفان اٹھایا ہے "کوثر" نے تو صرف اشارہ ہی کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"مولانا نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ دستوری سفارشات میں قادیانی مسئلہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ پورے ملک نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

مولانا نے فرمایا حقائق سے نظر انداز کرنے والوں کو شاید نہ معلوم ہو لیکن یہ عین واقعہ ہے کہ معاشرت اور سیاسی فساد اس ملک میں ان کی وجہ سے برپا ہے۔ اگر یہی حال رہا تو یہاں بھی قادیانی مسلم فسادات شروع ہو جائیں گے۔ جس طرح یہاں ہندو مسلم فسادات ہوا کرتے تھے۔ مولانا نے فرمایا ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے لئے ایک نشست مقرر کر دی جائے"

(کوثر یکم فروری ۱۹۵۳ء جلد)

یہ تمام جھوٹ ہے افترا ہے اور مودودی صاحب کی نری فتنہ پردازی ہے۔ ایسی یہاں قطعاً کوئی بات نہیں ہے لیکن احراریے اور مودودیے چند علماء کو اپنے اڈے لگا کر پھر فتنہ و فساد کے عفریت کو ملک میں آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے اس ناجائز مطالبہ کے لئے دلیل مہیا کر سکیں۔ اس کا ثبوت خود مودودیوں کے ترجمان "کوثر" کی مندرجہ ذیل عبارت سے ملتا ہے۔

"مطالبہ دستور اسلامی کے ۸ نکات کو ذہن نشین کرنے کے لئے جھنگلیوں کے بارے میں ہمیں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ البتہ نواں نکتہ ان کے حلق میں اٹک جاتا تھا۔ صرف طبقہ علماء اس معاملے میں صورت حال سے واقف تھا۔ جب ہم قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے نکتے کا تذکرہ کرتے تو جواب ملتا یہ تو فرقہ بندی ہے۔ فتنۂ تکفیر ہے مولوی تو اس سے پہلے اسی طرح ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے آئے ہیں۔ قادیانی گمراہ سہی مگر ان کو کافر کہنے سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوگا۔ بعض کہتے کہ وہ تو اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں انہوں نے کیا ہے۔ اور ان کے مشن ممالک غیر میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں"۔

لیکن جب ہم قادیانیوں کی صحیح پوزیشن کھول کر بیان کرتے تو قائل ہو جاتے اور ان کو اس کا اعتراف کرنے میں مطلق تامل نہ ہوتا۔" (کوثر ۲۴ فروری)

پھر دیکھئے مودودی صاحب کی یہ دلیل بھی کس قدر بودی ہے۔ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے درست ہے۔ اور واقعی یہاں کوئی "قادیانی مسئلہ" ہے۔ اور وہ ایسی ہی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ تو سوال ہے کہ یہ خطرہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر الگ نمائندگی دینے سے کم ہو جائے گا؟ کیا مسلمانوں کو اقلیت قرار دے کر الگ نمائندگی دینے سے "ہندو مسلم" اختلاف کم ہو گیا تھا؟

اس وقت تو صورت حال یہ ہے کہ کوئی احمدی کسی حلقہ سے کامیاب نہیں ہو سکتا تمام سیٹیں مسلمانوں کے دوسرے فرقے ہی لے جا سکتے ہیں اللہ اللہ خیر سلا۔ لیکن جب ان میں سے یہاں ایک سیٹ احمدیوں کو دے دی جائے تو شیعوں۔ اہلحدیث۔ حنفیوں دیوبندیوں، بریلویوں۔ اہل قرآن۔ اسمٰعیلیوں اور نہ جانے کیا کیا فرقوں کو جو ایک دوسرے کو کافر و مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں نہ صرف یہ کہ دکھ ہوگا کہ لو جی ہمیں بالکل ہی فراموش کر دیا گیا۔ بلکہ اگر ایسا نہ بھی ہو تو پھر بھی ان کو اتنی ایک سیٹ مشترکہ ہی سبھی کے جانے کا غم نہ مار کھائے گا۔ علماء اور خاص طور پر مودودی صاحب چونکہ خیالی پلاؤ پکانے کے بہت عادی ہیں۔ اور عملاً آپ نے جو بھی قدم کبھی اٹھایا ہے۔ اس میں ہمیشہ ناکام ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اس عالم خیال کے اندھے نشہ میں اندازہ نہیں کر سکتے کہ عملاً اس بات کا کیا اثر ہوگا۔

جس ہندو مسلم مسئلہ کی مثال آپ نے دی ہے۔ اگر آپ اس کی تاریخ پیش نظر رکھتے۔ اور جداگانہ نیابت کے آخری نتیجہ پر غور فرماتے تو آپ ہرگز اسکو بطور دلیل کے پیش نہ کرتے۔ اور نہ ایسی بودی بنیاد پر اپنا مطالبہ پیش کرتے مگر تعصب اور خود غرضی اتنا اندھا کر دیتی ہے کہ آدمی معمولی غور و فکر سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

ایسی بات پیش کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ محض اپنے طبعی میلان کی توضیح کے لئے دراصل ملک میں فتنہ و فساد کی زیادہ سے زیادہ وجوہات تلاش کر کر کے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ دوسرے علماء کو بھی گمراہ کر رہے ہیں :

یومِ مصلح موعود ــــــ ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب المصلح الموعود مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائے گی۔ احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے

التبلیغ جلد اول ٹریکٹ نمبر ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۷ اور ۱۸ (جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے) سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام نمبر جماعتوں کو بھیجدیئے گئے ہوتے ہیں۔ اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتی ہیں :

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

شذرات

ریکارڈ مات ہوگئے

انگلستان کی ایک خبر ہے کہ برطانی ناشرین نے سنہ ۱۹۵۲ء کے دوران میں کتابوں کی اشاعت کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دیئے ہیں۔ کیونکہ اس سال ۱۸ ہزار ۷ سو اکتالیس نئی کتب شائع کی گئیں۔

ناظرین ذرا اندازہ لگائیں کہ جس ملک میں شائع ہونیوالی کتابوں کی یہ حیران کن تعداد ہو۔ وہاں روزانہ ہفتہ وار اور ماہوار رسائل و اخبارات کی کیا کثرت ہوگی۔ پھر یہ بھی تصور کریں کہ ان اخبارات و رسائل میں سے کئی ایک مثلاً ٹائمز۔ ڈیلی میل۔ ڈیلی ٹیلیگراف پنچ سپکٹیٹر۔ جیوگرافیکل میگزین ایسے ہیں جن کی اشاعت ہزاروں سے نکل کر لاکھوں تک جا پہونچی ہے۔ اسی طرح یہ بھی سوچیں کہ یہ صرف دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک کا حال ہے۔ تو دنیا کے باقی تمام ممالک فرانس۔ جرمنی۔ جاپان۔ امریکہ۔ روس وغیرہ کی کیا کیفیت ہوگی؟ اور **ایک منٹ کے وقفہ میں کس قدر کتابیں اخبار۔ رسالے پمفلٹ۔ ہینڈ بل منظر عام پر آتے ہونگے۔**

ان تمام تصورات کو دماغ میں جگہ دینے کے بعد فرمایئے کہ کیا اب بھی قرآنی پیشگوئی (واذا الصحف نشرت تکویر) کے متعلق کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی ہے؟

مشرق و مغرب میں اتحاد

مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری شاہ عزیز الرحمٰن نے فرمایا ہے۔

"اسلام جغرافیائی حدود میں مقید نہیں رہتا تمام عالم اسلام کے مسلمان ایک قوم ہیں"۔

انہوں نے کہا

"اگر مغربی پاکستان کے باشندوں کے وفود مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے تو وہ اختلافات دور ہو جائینگے۔ جو آج پاکستان کے دونوں حصوں میں پائے جاتے ہیں (آپ نے اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا) ہمارا مذہب ایک ہے۔ ہماری تہذیب و تمدن ثقافت اور کلچر ایک ہے"۔

ایک صاحب بصیرت مسلمان کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ وہ دنیا کے مشرق و مغرب میں اتحاد پیدا کر دے۔ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ابھی پاکستان کے مشرق و مغرب ہی یگانگت کے نور سے پوری طرح منور نہیں ہو سکے۔

ہم خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارے اندر اختلافات ضرور ہیں۔ مگر وہ اختلافات بھائیوں والے ہیں حریفوں یا سیاسی رقیبوں والے نہیں۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ برادرانہ فضا میں ان کو جلد از جلد حل نہ کیا جا سکے

کیا یہ اچھی بات ہوگی کہ ہم اپنی اپنی جگہ پر منہ بسورے روٹھے رہیں اور ہمارے دشمن تماشہ دیکھیں۔

شارع اسلام اور ذاتی ملکیت

ملک کے مشہور اہل قلم وقار انبالوی نے مسلم لیگ کمیٹی کی زرعی اصلاحات کی تائید میں ایک مختصر سا مقالہ زمیندار کی تازہ اشاعت میں سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"شارع اسلام نے زرعی اراضی کی ملکیت کو اس حد کے ساتھ محدود دا اور اس شرط کے ساتھ مشروط فرما دیا کہ جتنی زمین ایک آدمی خود کاشت کر سکے اس سے زیادہ ملکیت ہو تو اسے احسان کے طور پر دوسرے بھائی کو دے دے"۔

وقار صاحب نے ان الفاظ میں جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ حضرت رافع بن خدیج کی ایک روایت ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں قال اذا کانت لاحدکم ارض فلیمنحھا اخاہ او یزرعھا (بخاری)

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان محض ایک وقتی حیثیت کا حامل ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ واضح بیان احادیث میں موجود ہے کہ

یغفر اللہ لرافع بن خدیج انا واللہ کنت اعلم بالحدیث منہ انما جاء رجلان من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقتتلا فقال ان کان ھذا شانکم فلا تکروا المزارع فسمع قولہ لا تکروا المزارع۔

(ابوداؤد جلد ا صفحہ ۲۵۷ و طحاوی جلد ۲ صفحہ ۴)

حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا رافع بن خدیج پر رحم فرمائے۔ میں یہ حدیث ان سے بہتر صورت میں جانتا ہوں۔ بات صرف اس قدر تھی کہ دو انصاری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مقاطعہ کا ایک) جھگڑا لے کر آئے۔ حضور انور نے جو ان کو اس طرح لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو آئندہ زمین مقاطعہ پر دو ہی نہیں معلوم ہوتا ہے رافعؓ نے آپ کا صرف یہ فقرہ سنا کہ زمین مقاطعہ پر نہ دو (اور یہ رائے قائم کرلی)

پس یہ صرف اور صرف جھگڑے کے نپٹنے کی ایک سبیل تھی۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ اسلامی حکومت "زرعی اصلاحات" کی آڑ میں لوگوں سے ان کی باقیماندہ زمینیں چھین سکتی ہے؟

ہمارے اس نقطہ نظر کی عملی پہلو سے بھی زبردست تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنے صحابہ کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی۔ کہ وہ اس پر زراعت کریں۔ اور پیداوار کا نصف انہیں دیں۔ اور نصف خود رکھیں (بخاری کتاب المزارعۃ) اور حضور کے قطعہ زمین کی آمد اس قدر تھی۔ کہ آپ اس سے اپنے گھر کے اخراجات بھی چلاتے تھے۔ بنو ہاشم کے غرباء کی امداد بھی کرتے تھے۔ اور ان کی بیوگان کے بیاہ شادی پر بھی خرچ کرتے تھے۔ (فتوح البلدان صفحہ ۳۱)

انبالوی صاحب فرمائیں کہ اگر شارع اسلام کے فرمان کا یہی مقصد ہے کہ زائد زمین رکھنا جائز نہیں تو کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ خود بھی اس کی خلاف ورزی کرتے رہے؟ کیا رسول اکرمؐ اور حضور کے صحابہؓ اس فرمان کو بھولے رہے۔ اور **اگر کسی کو یاد آیا تو چودہ سو سال کے بعد الٰہی بخش صاحب اور عبید اللہ صاحب سندھی کو یاد آیا۔**

ہم وقار صاحب سے مخلصانہ گزارش کریں گے کہ وہ جو چاہیں کریں۔ مگر خدا کے لئے "شارع اسلام" کی انگوٹھی گویوں بے دردی سے استعمال کرنا چھوڑ دیں۔

ہمارا زرعی نظام

وقار صاحب نے اپنے مقالہ کے آخر میں فرمایا ہے:۔

"زرعی اصلاحات کے واضعین کو اسلام کے زرعی نظام سے واقفیت نہ سہی یہ تو ظاہر ہے کہ چند مسلمان اگر تھوڑا سا ایثار گوارا کر لیں تو چند لاکھ مسلمان آرام و اطمینان کا سانس لینے کے قابل ہو سکتے ہیں"۔

جب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زمینوں کو چھین لینا درست نہیں اور حدیثوں سے بلال بن حارث مزنیؓ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۹۱) تمیم داریؓ (الاحکام السلطانیہ صفحہ ۱۶۹) حضرت علیؓ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۹۰) اور ابورافع (کتاب الخراج صفحہ ۳۵) کی بڑی بڑی زمینداریاں ثابت ہیں۔ تو ہمیں اس تاریک خیال کو ہمیشہ کے لئے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ زائد زمینیں ضبط کئے بغیر ہمارا زرعی نظام درست نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ اسلامی حکومت کبھی کامیاب نہ ہو سکتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام امور پر اپنی معرکۃ الآرا تصنیف (اسلام اور ملکیت زمین) پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ اور کتاب کے آخر میں حکومت اور زمینداروں کی ایسی تجاویز بتائی ہیں۔ جن سے ہمارے ملک کا زرعی نظام صحیح لائنوں پر قائم ہو سکتا ہے۔ زمیندار اور حکومت دونوں اگر ان تجاویز پر عمل پیرا ہونا شروع کردیں **تو آپ دیکھیں گے کہ چند سالوں کے بعد ہماری زمین سونا اگلنے لگے گی۔ اور ملک میں خوشگوار انقلاب آجائے گا۔**

کنفیڈریشن سسٹم

آزاد پارٹی کے لیڈر میاں افتخار الدین نے کہا ہے کہ نئے آئین کے تحت کنفیڈریشن کا ایسا نظام حکومت قائم کیا جائے۔ جس میں پاکستان کے دونوں حصے خود مختار ہوں۔ مگر دونوں حصوں کی خارجی پالیسی اور دفاع مشترک ہوں۔

سیاسی لحاظ سے کنفیڈریشن سسٹم اس وقت رائج ہو سکتا ہے جبکہ ہر علاقہ کو قریباً آزاد قرار دیا جائے۔ وہ الگ الگ انتظام کے ماتحت ہوں۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں حصے کبھی بھی دو آزاد ملک نہیں ہوئے۔ لہذا ان دو جغرافیائی حصوں کو تصنع سے کانفیڈریشن کی شکل میں ڈھالنے کی بجائے کیا یہ مناسب نہ ہوگا۔ کہ پاکستان کے چھوٹے بڑے سب صوبوں کو ایک یونٹ سمجھا جائے۔ اور جہاں ایوان عام میں آبادی کے تناسب سے ان کی نمائندگی رکھی جائے۔ وہاں دار الاقالیم میں ان سب کو برابر نمائندگی ملے۔

ہمارا یقین ہے کہ اس طریق سے:۔

- مشرقی و مغربی پاکستان میں چپقلش کے اندیشے ختم ہو جائیں گے۔
- تمام صوبوں کی خود مختاری بھی برقرار رہے گی۔
- آبادی کے تناسب سے ملنے والے حقوق کسی صوبہ سے سلب نہ کئے جا سکیں گے۔

اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ہماری چھوٹی چھوٹی یونٹوں میں خود اعتمادی کی برقی رو دوڑ جائے گی۔ اور بڑے صوبوں کے حقوق پر چھاپہ مارے بغیر ان کی ترقی کو چار چاند لگ جائیں گے۔

اشتراکیت اور اسلام

اس موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ایک مختصر مفید رسالہ رقم فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے اشتراکی اور جمہوری نظاموں کے نقائص بیان کرتے ہوئے اسلامی نظام کی برتری ثابت کی ہے۔ قیمت فی کاپی ۲/ احباب بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ سے طلب فرمائیں۔

انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

فریضۂ تبلیغ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

از منیر صاحب چار کوٹی واقف زندگی

(۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"جب خدا دیکھتا ہے کہ اس جماعت نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے تو وہ خود لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے .... پس اس بات کو عجیب نہ سمجھو کہ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے ایمانوں کو ثابت کرے گی تمہاری تبلیغ صرف تمہارے تعلق باللہ کو ثابت کرے گی تمہاری تبلیغ صرف اس بات کو ثابت کرے گی کہ تم خدا کے قانون کے معترف ہو جس دن یہ مقام تم کو حاصل ہو گیا اور جس دن تم نے یہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں تم کسی سے نہیں ڈرتے - اس دن وہ آپ ہی آپ لوگوں کے دلوں کو بدل دے گا ...... خدا تعالیٰ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دلوں کو بدل دو اور یہی تبلیغ کا نتیجہ ہوتا ہے"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ حضور کے ان ارشادات کو پڑھیں اور دیوانہ وار مخالفت کے طوفانوں سے نڈر ہو کر وسیع پیمانہ پر تبلیغ شروع کر دیں - اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ایسی بے نظیر مثالیں چھوڑیں جو آئندہ آنے والوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہوں - اور شجر احمدیت کو بارآور کرنے کا موجب ہوں - اس میں کیا شک ہے کہ خدائی وعدے جو احمدیت کی ترقی کے متعلق ہیں ضرور پورے ہوں گے - اسلام کا دنیا پر بہر حال اب غالب آنا مقدر ہو چکا ہے - محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اب دنیا میں قائم ہو کر رہے گی لیکن مبارک ہیں وہ جو ابھی سے وقت کی نزاکت کو اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کو سمجھ جاتے ہیں اور ہونگاہ شہیدوں میں شامل ہو جاتے ہیں - ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اب میں مختصر طور پر تبلیغ کے متعلق چند اصولی باتیں احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - تا ہم میں سے ہر ایک اپنی استطاعت کے مطابق اس مقدس فریضہ کو کما حقہ سر انجام دے سکے - جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے خواہ وہ تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ .... وہ معلم ہو یا متعلم وہ کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو کم از کم ان چند اصولوں کو مدنظر رکھے اور اپنے دائرہ میں اپنی صحت اور استطاعت کے مطابق نہیں : .... بلکہ ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر ایک جوش اور تڑپ کے ساتھ ابھی سے تبلیغ شروع کر دے - ہم میں سے ہر ایک تبلیغ کے حق کو ادا کر کے یہ ثابت کر دے کہ ہم کو نہ صرف اسلام سے محبت ہے بلکہ اس کے پھیلانے کیلئے ہمارے اندر ایک تڑپ موجود ہے اور خدا تعالےٰ سے محبت ہے جس کی وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ جس طرف سے ہمارا گذر ہو ہم دنیا کے لہو و لعب کی بجائے خدا تعالےٰ کا نام بلند ہوتا ہوا سنیں - تبلیغ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے جن امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے - ان میں سے چند ایک کو ذیل میں اختصاراً درج کیا جاتا ہے تا ہم انہیں مدنظر رکھتے ہوئے اس مقدس فریضہ میں زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکیں

اوّل :- تبلیغ کیلئے اصلاح نفس ضروری ہوتی ہے - اگر ہم اپنے نفس کی پوری اصلاح کر لیں گے اور اپنی ہستی پر ایک انقلاب برپا کر لیں گے تو یقیناً آپ کی طبیعت خود بخود تبلیغ کی طرف مائل ہو گی - اور آپ اس راہ میں وہ کام سر انجام دیں گے جن کا کرنا اصلاح نفس سے پہلے محال سمجھتے تھے - جب آپ کے عادات و اطوار اچھے ہوں گے - آپ اسلامی تعلیم کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کر رہے ہوں گے تو ہر شخص آپ کو دیکھ کر متاثر ہو گا - اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرے گا - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اصلاح نفس کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو - نمازوں پر زور دو - دعاؤں پر زور دو - شب بیداری پر زور دو - صدقہ خیرات پر زور دو دین کی خدمت پر زور دو اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو جب تم خدا کیلئے اپنے آپ کو بدل دو گے - تو خدا تمہارے لئے ساری دنیا کو بدل دے گا"

(الفضل مؤرخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

دوم :- آپ تبلیغ کیلئے اپنے اندر ایک تڑپ پیدا کریں - آج دنیا مادہ پرستی کی وجہ سے ہلاکت اور تباہی کے گڑھے پر جا رہی ہے اور آپ کو خدا تعالےٰ نے اسے اس تباہی سے بچانے کے لئے مامور کیا ہے - اس لئے آپ کے دل میں اس کی نجات کے لئے ایسا سوز اور درد ہونا چاہئے آپ کو ایک لمحہ بھی چین سے بیٹھنے نہ دے - اور آپ ہر وقت چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے دنیا کی نجات کے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر سوچ رہے ہوں آپ کے دل میں دنیا کے بچانے کی خاطر ایسا درد پیدا ہو جس کا احساس دنیا والوں کو بھی ہو جائے - اور وہ آپ کے اس سوز و درد سے متاثر ہو کر راہ راست پر آنے کیلئے مجبور ہوں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ آپ کے سامنے ہے کہ دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے آپ کے دل میں .... ایک ایسا سوز و گداز پایا جاتا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی کہنا پڑا کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین - کہ اے نبی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوم کی گمراہی کے غم میں تو اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا - اور تجھے ہر وقت یہ بات بے چین کر رہی ہے کہ کسی طرح قوم گمراہی کے گڑھوں سے نکل کر امن اور سلامتی کی راہوں پر گامزن ہو جائے - آپ کی یہی تڑپ تھی جس کے نتیجہ میں اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں تمام عرب میں پھیل گیا - اب دوبارہ اسلام کی زندگی آپ کے اسی قسم کے سوز اور درد کی محتاج ہے - اسی درد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

"وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار
مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار"

(سوم) اس اہم فریضہ میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے شب و روز کی دردمندانہ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے ہمیشہ یاد رکھئے کہ آپ کے سامنے تبلیغ کا بہت مشکل مرحلہ ہے ؎

بنوکِ ہر مژہ گو کچھ خدمت آساں نہیں
ہر قدم میں کوہ ماراں ہر گذر میں دشت خار

لیکن ذرا بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ کو خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں دعا کا ایک ایسا حربہ بخشا ہے جس سے دنیا کی دوسری قومیں محروم ہیں - دعا کے ذریعہ مشکلات اور مصائب کے پہاڑ بڑی آسانی کے ساتھ سر کئے جا سکتے ہیں - یاد رکھئے ہماری کامیابی دعاؤں کے ساتھ وابستہ ہیں - ہماری ترقی اور شان و شوکت دعاؤں کی رہین منت ہے - اور ہمارا دشمن پر غالب آنا دعاؤں کا محتاج ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

مقامِ افسوس ہے کہ ابھی تک ہم میں سے بہت سے لوگ دعا کی حقیقت اور اہمیت سے واقف نہیں اور وہ صرف دنیا کے ظاہری اسباب پر بھروسہ کر لیتے ہیں - ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے مادہ پرست اقوام کے مقابلہ کے لئے اور نظام باطل ختم کرنے کے لئے صرف ایک حربہ بخشا ہے اور وہ دعا ہے - آپ فرماتے ہیں :-

"فاعلموا ان الدعاء حربة اعطيت من السماء لفتح هذا الزمان ولن تغلبوا الا بهذه الحربة يا معشر الخلان واخبر النبيون من اولهم الى آخرهم بهذه الحربة وقالوا ان المسيح الموعود ينال الفتح بالدعاء والتضرع"

فی الحضرۃ

(تذکرۃ الشہادتین صـ۸۰)

یعنی اے لوگو اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ دعا ہی ایک ایسا حربہ ہے جو اس زمانہ میں اسلام کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے - اور اے میرے دوستو! تم اس حربہ کے بغیر کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے - اس کے بغیر باطل کی افواج پر تم ہرگز غلبہ حاصل نہیں کر سکتے - تمام انبیاء اولین و آخرین نے اس حربہ کے متعلق خبر دی ہے - اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ مسیح موعود خدا تعالےٰ کے حضور دعا اور تضرع کے ذریعہ فتح حاصل کرے گا - اسی امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں احباب کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ...... دعاؤں پر خوب زور دیں - تا خدا تعالےٰ وہ دن جلد لائے جو ابھی تک رکا ہوا ہے - اور وہ برکتیں جلد ملیں جو ابھی تک ہم سے پوشیدہ ہیں ...... میں تفصیل بیان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں - لیکن میں ان علوم کی وجہ سے جو اللہ تعالےٰ نے مجھ پر کھولے ہیں - یہ جانتا ہوں کہ یہ ابتلاء کا دور جو آ رہا ہے خواہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو اس کے بعد آنے والی خوشی جو ہمارے لئے مقدر ہے اس سے بھی بڑی ہو گی اور وہ اتنی بڑی ہو گی کہ اگر وہ تم میں سے کسی پر ظاہر ہو جائے تو ہنستے ہنستے اس کی جان نکل جائے یا روتے روتے اس کی جان نکل جائے - تمہیں یہ غیب معلوم نہیں - تم موجودہ حالات کو اور آئندہ کے آثار کو معمولی حادثات سمجھتے ہو - لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کتنے اہم ہیں ...... تم دعائیں کرو تا وہ روک جو تمہاری کامیابی کے رستہ میں حائل ہے دور ہو جائے اور اس کے پیچھے جو برکات مجھے نظر آ رہی ہیں - انہیں اللہ جلد تر قریب لائے"

(الفضل مؤرخہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے دعا کی جو اہمیت ثابت ہوتی ہے - وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں - ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اصلاح نفس کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر سر رکھ دیں - اس سے سچی صلح پیدا کریں - ہمارے بوڑھے - جوان بچے اور عورتیں سب کے سب تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعاؤں میں لگ جائیں اور اس وقت تک لگے رہیں کہ باطل اپنی نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور حق اپنی تمام برکات کے ساتھ دنیا پر چھا جائے -

(باقی)

احرار — پاکستان کے اخبارات کی نظر میں

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

(۲)

ہفت روزہ "سات رنگ" کا انتباہ

"پچھلے دنوں زعمائے احرار نے منٹگمری کی ایک تبلیغی کانفرنس میں تردید مرزائیت کے موضوع پر جو تقریریں فرمائی ہیں۔ ان کو سننے کے بعد سب سے پہلا خیال جو ہر باشعور انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ:-

غالباً ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ۱۹۴۵ء کے انتخابات عام میں انہوں نے مسلمانوں کے مطالبۂ پاکستان کی مخالفت جس شدت کے ساتھ کی تھی۔ دنیا اس کو بھول چکی ہے۔ یہی وہ لوگ تھے جو نہرو اور برلا سے تنخواہیں بٹور کر قدم قدم پر مسلمانوں کے متفقہ منزل مقصود کے رستے میں روڑے اٹکاتے رہے۔ یہی وہ لوگ تھے جو گوبند بلبھ پنت کے اشارے پر لکھنؤ میں شیعہ سُنّی کے تفرقہ کا باعث بنے۔ یہ اور بات ہے کہ مسلمانوں کی جماعتی تنظیم کے مقابلے میں ان کی کوئی چال کارگر نہ ہو سکی اور ۱۲ کروڑ مسلمان صفحۂ ارض پر سب سے بڑی اسلامی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور آج یہی لوگ پھر تشریف لائے ہیں انہیں گھسے پٹے ہتھیاروں کے ساتھ صرف اسی مقصد کے لئے کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے مملکت پاکستان کی تاسیس و تنظیم کے کام کو زک پہنچائیں۔ اس زمانہ میں جب اہل پاکستان چاروں طرف سے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں کشمیر پر ڈوگرہ سکھوں اور سنگھیوں کی سنگینیں غریب و بے زبان مسلمانوں کے سینوں کو چھلنی کر رہی ہیں۔ دشمن نے ہمارے دریاؤں کے قدرتی پانیوں کو بند کر رکھا ہے۔ ہزارہا مسلمان نہایت بے حرمتی اور ذلت کے ساتھ ارض ہند سے نکالے جا رہے ہیں۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ شیعہ اور سُنّی دہابی اور چکڑالوی، اہلحدیث اور احمدی کے نظریاتی تنازعات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے وطن کے قومی محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیا جائے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ مسلمانانِ پاکستان وقت کی نزاکت سے آگاہ رہیں گے"۔

(بحوالہ اخبار رفتار زمانہ، ۲ر مئی ۱۹۵۰ء)

اخبار "رفتار زمانہ" لاہور

ہفتہ وار "رفتار زمانہ" رقمطراز ہے۔ سارے

احرار مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہونے سے روکتے رہے۔ اور اب لیگ میں گھس کر اس کی تنظیم کے اصل مقصد کو فوت کر دینے پر تلے ہوئے ہیں جہاں تک ان کی سابقہ روش کا تعلق ہے۔ ایک نہیں لیگ دشمنی کے پچاسوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ان کی وہ تقریریں اور تحریریں آج بھی ملت کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ ملت کی بدخواہی پر مُہر ہے۔ کونسا ایسا بے غیرت دل ہوگا۔ جسے یہ الفاظ یاد نہ ہوں گے۔

"انتہا درجے کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست تمہیں فرقہ پرست کہیں گے۔ ان کی پرواہ نہ کرو۔ کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروانِ احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ داروں کا پاکستان نہیں"۔ ..... (خطبات احرار ص۹۹)

جہاں یہ مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہونے سے روکتے اور پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ وہاں ان کی یہ کوشش بھی رہی کہ لیگ میں گھس کر اس پر قبضہ جما لیں۔ اور اسی طرح اس کے مقصد کو ناکام بنا کر رکھ دیں۔ چنانچہ اقرار جرم ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

"سرمایہ دار نظام میں گھس کر کامیاب حملہ کیا مشکل ہے باوجود اسکے کہ ہم نے لیگ میں دو دفعہ گھسنے کی کوشش کی تاکہ اس پر قبضہ جمائیں دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے تاکہ ہم بیکار ہو جائیں" (خطبات احرار ص۹۵)

اب تیسری دفعہ لیگ میں گھسنے کی مساعی میں احراری بھائی کامیاب نظر آتے ہیں۔ پاکستان بنانے والی مسلم لیگ کا اللہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

روزنامہ "ڈان" کا جائزہ

پاکستان کا معزز انگریزی اخبار روزنامہ "ڈان" ۲ر دسمبر ۱۹۴۵ء لکھتا ہے:-

یہ لوگ پہلے پہل کشمیر ایجی ٹیشن میں آگے آئے جب یہ جھگڑا اختتام پذیر ہوا۔ اور اس میں مسلمانوں کو بہت بڑا جانی اور مالی نقصان ہو چکا۔ تب احرار لیڈروں نے جماعت قادیان پر دھاوا بول دیا۔ اس طرح مزید چند سال کے لئے اپنے حلوے مانڈے کا پختہ انتظام کر لیا۔ جب یہ تبلیغی جوش کی لہر مدھم پڑ گئی تو انہوں نے ایک پولیٹیکل کرتب حکومت الٰہیہ کے نام سے ایجاد کیا۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح اپنے روز بروز زوال پذیر ٹکڑوں کو کم ہونے سے بچائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کے ہیں؟

شیخ عبدالماجد صاحب لاہور

بنایا ہے خدا نے محتسب تجھ کو زمانے کا ✽ اُٹھا اے ..... امن و اماں قائم کرانے کو
ہماری طرح عالم کے مسلماں جان و دل سے ✽ تجھے حاضر ہیں سر پر اور آنکھوں پر بٹھانے کو

کیا آپ جانتے ہیں؟

کہ یہ شعر کس نے کہے۔ اور کس کے بارے میں کہے؟ اور کیا آپ پہلے مصرعہ میں خالی جگہ کی خانہ پُری کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو علم نہیں تو ہم بتانے دیتے ہیں۔ مگر پہلے ان اشعار کا مطلب سمجھ لیجئے فرمانے والے فرماتے ہیں۔ کہ

اے مخاطب۔ خدائے بزرگ و برتر نے تجھے اس دنیا کے لئے محتسب کے مقام پر فائز کیا ہے اس عالم میں جس قدر مظالم بے انصافیاں۔ بے اعتدالیاں نامناسب حرکات و افعال ہو رہے ہیں۔ ان کی روک تھام اور سد باب کے لئے خدا نے تیرا ظہور کیا۔

اُٹھ اور دنیا میں صلح و آشتی و امن و امان پیدا کر دے اور یقین رکھیو کہ نہ صرف ہماری ہمدردیاں تیرے ساتھ ہیں۔ بلکہ چونکہ خدا تعالےٰ نے تجھے مبعوث ہی اس غرض کے لئے کیا ہے کہ تو زمانے کا احتساب کرے۔ لہٰذا ہم دل و جان سے تیرے غلام ہیں۔ نہ صرف یہ کہ "ہم ہی" دل و جان سے تجھ پر فدا ہیں۔ بلکہ اے مخاطب ہم تجھے یقین دلاتے ہیں کہ ساری امت محمدیہ تیرے پسینہ کے ساتھ اپنا خون بہانے کو تیار ہے۔

تجھ پر دل و جان سے نثار ہے۔ اور تجھے سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے بے قرار ہے۔

جب

غلامی۔ اطاعت اور وفاداری کے جذبات کا اظہار مقصود ہو تو اس سے بہتر اور اس سے لطیف پیرایہ اور کیا ہو سکتا ہے!

فرماتے ہیں کہ اے مخاطب۔ تیرا وجود ہمارے لئے ایک خاص عقیدت و محبت کا مظہر بن گیا ہے اور ہمارے قلب و جگر میں تیرے لئے گہری تقدیس ہے۔ اور ہمارے ساتھی بھی تیرے سب کاموں میں تیرے ہمدرد ہیں۔ اور تو ان کو بھی کبھی سست نہ پائے گا۔ اور حق بھی تو یہی ہے کہ جسے خدا تعالےٰ سارے جہان کے لئے محتسب کے طور پر منتخب فرمائے اس کی مرضی کے مطابق اپنے ارادوں کو ڈھال لینا ایمانیات میں داخل ہوتا ہے اور اس کے خلاف کسی قسم کی حرکت مسلمان کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے میں کافی ہو سکتی ہے۔

یہ اشعار کس نے کہے

یہ اشعار ان صاحب کے ہیں۔ جو آزادیٔ صحافت کے لئے جیل کی کال کوٹھریوں میں جانے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ جو صحافت اور دیانت کا چولی دامن کا ساتھ بتاتے ہیں۔ جو صحافت کی تفسیر کرتے وقت دیانت کو حرف اول کے طور پر لاتے ہیں۔ جو دیانت کو صحافت کی عمارت کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ مگر یہی صاحب جب ..... صحافت کے میدان میں اترتے ہیں تو اس لفظ سے یوں بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں کہ "کوے اور غلیلے" کی مثل یاد آجاتی ہے۔ جونہی مولانا نے صحافت کا غلیلہ اٹھایا۔ دیانت کا کوا نو دو گیارہ ہو گیا۔ اور درمیان میں دو مضبوط دیواریں کھڑی ہو گئیں

اب!

تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ یہ صاحب "حضرت مولانا"

روزنامہ "انقلاب" لاہور کا جائزہ

"ہندوستان کے سیاسی میدان میں احراریوں کی حیثیت بہت ہی مضحکہ خیز ہے۔ ایک زمانے میں انہوں نے بیٹھے بٹھائے قادیان کے خلاف طوفان برپا کر دیا (جس طرح آجکل) اور کہنے لگے کہ ہم اس فرقہ کو نابود کر کے ہی رہیں گے۔ ہوش مند لوگوں نے اسی زمانہ میں کہہ دیا تھا کہ یہ حرکت محض عوام میں شہرت حاصل کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ چند مہینے کی آوارہ گردی کے بعد احراری اس معاملے میں ایسے خاموش ہوئے گویا قادیانیوں کا نام و نشان تک مٹ چکا ہے۔ اور اب احراریوں کے لئے کوئی کام باقی نہیں رہا۔ جب کوئی مسلمان ان سے کہتا ہے۔ کہ تم کانگرس میں کیوں شامل ہوتے ہو؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم کہاں کانگرس میں شامل ہیں۔ ہم تو "مجلس احرار اسلام" میں ہیں۔ اور جب کوئی کانگرسی کہتا ہے۔ کہ تمہاری جماعت فرقہ وارانہ ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ارے بھائی نام میں کیا پڑا ہے کام تو ہم وہی کر رہے ہیں۔ جو تم کر رہے ہو"

شتر مرغ سے کسی نے پوچھا کہ تم لدتے کیوں نہیں۔ جواب ملا۔ کہ کہیں شتر مرغ بھی لدا کرتے ہیں۔ اور جب پوچھا۔ کہ تم بانگ کیوں نہیں دیتے۔ تو کہنے لگا۔ بھلا اونٹ بھی بانگ دیا کرتے ہیں۔ احرار بھی سیاسی شتر مرغ کی حیثیت رکھتے ہیں؟"

اس ٹکڑ گدا لوگوں کے گروہ نے اپنی ساری تاریخ میں مسلم قوم کو سخت نقصان پہنچایا اور نفع بہت ہی کم"

اخبار "انقلاب" لاہور ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۰ء

ظفر علی خانصاحب کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں اور یہ اشعار کہ ؎

بنایا ہے خدا نے محتسب تجھ کو زمانے کا
اٹھا آ ستے۔ امن و اماں قائم کرانے کو

"برطانیہ کے حق میں ہیں۔ اور آئینہ پاکستان صفحہ ۱۱ پر درج ہیں مگر ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ اشعار مولانا نے ان دنوں کہے تھے جب مولانا کی اور بقول مولانا کے امت محمدیہ کی بھی نجات کا راز اطاعت انگریز میں مضمر تھا۔ ان وقتوں میں مولانا کا دل اور مولانا کی جان۔ مولانا کا دین اور مولانا کا ایمان انگریز کی راہ میں وقف تھا جب مولانا اور انگریز کا تعلق "من تو شدی تو من شدم" والا تھا

ایسا کیوں ہے ؟

پچھلے دنوں جب "الفضل" نے پوچھا کہ صاحب "یہ گھڑی میں تولہ اور گھڑی میں ماشہ" کا قصہ کیا ہے۔ کیوں مولانا کو سات آٹھ سال سے زیادہ ایک حالت پر رہنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور کیوں مولانا کے دین و ایمان کے حدود اربعہ کے طول و عرض میں فرق پڑتا رہتا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہے زمیندار نے جواب میں کیا کہا تھا.... ؟

ہم اپنے الفاظ میں اسے بیان کرتے ہیں

ہر شخص کو دوسرے سے مطابقت بھی ہو سکتی ہے اور اختلاف رائے بھی ہو سکتا ہے۔ مگر مولانا ظفر علی خانصاحب قبلہ کا جوڑے سے بڑا نقاد بھی یہ کبھی نہیں کہے گا کہ مولانا کی مذہبی، سیاسی اور اقتصادی ڈکشنریوں میں "موقع پرستی" "مصلحت کوشی" کے سوا اور الفاظ بھی نظر آتے ہیں۔

...... اور اگر ایسا نہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہی جسے کل مولانا سر پہ بھی اور آنکھوں پہ بھی بٹھاتے تھے۔ جس کی خیر خواہی کا دم بھرتے۔ مولانا کی سانس پھول پھول جایا کرتی تھی جس کی اطاعت ذریعہ نجات بتاتے تھے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ امت محمدیہ کو بھی اس میں شامل فرما لیتے تھے۔ آج اسی کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایک عدد قلابازی لگانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

اقوال و افکار

— اگر ہم زیادہ محفوظ، بے داغ اور پر مسرت دنیا تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خود سے اپنا کام شروع کرنا چاہئے۔ (قائد اعظم کا ایک مقولہ)

— جن لوگوں نے پاکستان کے لئے جدوجہد کی ہے ان میں صرف خدمت کا جذبہ تھا نہ کہ اقتدار کا۔

(مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان)

ہم عزم جرأت کے ساتھ موجودہ دشواریوں اور دقتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انشاء اللہ ایک مضبوط اور جاندار قوم کی حیثیت سے سربلند ہوں گے

(ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان)

— میں اپنے بھائیوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس موقعہ پر شور و غوغا سے متاثر ہوئے بغیر نہایت ٹھنڈے دل اور تعمیری ذہن سے اس مجلس کی سفارشات کا مطالعہ کریں جو اس قرار داد مقاصد پر مبنی ہیں جس کو پورا ملک شرف قبول بخش چکا ہے۔

(الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان)

— ہم سب پاکستانی ہیں جب تک ہم مل جل کر بھائیوں کی طرح اپنے ملک کی خدمت نہ کریں گے اور صوبہ نوازی میں گرفتار رہیں گے۔ ہمارا وطن دنیا میں سربلند نہ ہو سکے گا۔ (الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان)

— آئیے ہم سب ہر وہ چیز تیار اور پیدا کرنے کی کوشش کریں جس کی ایک کنبہ کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے (آنریبل مسٹر غیاث الدین وزیر مملکت)

— ہمارا مقصد ایک ترقی پذیر اسلامی جمہوریت قائم کرنا ہے۔ اس مملکت میں نہ اشتراکیت کی خامیاں ہوں گی اور نہ سرمایہ دارانہ نظام کی خرابیاں بلکہ یہ جمہوریت ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوگی۔

(پاکستانی سفیر مسٹر شعیب قریشی)

منسوخی وصایا!

حسب ذیل وصایا صدر انجمن نے منسوخ کر دی ہیں:-

(۲۴) شیخ نیاز محمد صاحب کراچی وصیت ۱۳۸۹ بوجہ فارم پر نہ کرنے کے اور بقایا کے
(۲۵) مفیض المعاونٌ صاحب لاہور ۶۸۴۹ " " " "
(۲۶) خورشید احمد صاحب گرا ضلع سیالکوٹ ۶۸۵۹ " " " "
(۲۷) محمد یعقوب صاحب کھریپڑ ۷۱۱۸ " " " "
(۲۸) سکینہ بی بی صاحبہ چک ۳۵۴ لائلپور ۷۱۵۳ " " " "
(۲۹) حسین بی بی صاحبہ سرگودھا ۷۳۳۹ " " " "
(۳۰) بشیر احمد صاحب بھوئیوال ۷۲۷۸ " " " "
(۳۱) عبد الرحمٰن صاحب اوکاڑہ ۸۵۹۳ " " " "
(۳۲) عبد الحکیم صاحب پنیاڈٹ بنگال ۸۶۷۰ " " " "
(۳۳) عبد الحکیم صاحب برہمن بڑیہ بنگال ۸۷۲۳ " " " "
(۳۴) اللہ دین صاحب راؤکے سیالکوٹ ۹۲۹۳ " " " "
(۳۵) شیخ عنایت اللہ صاحب ٹنڈو کوٹ سندھ ۴۹۲۳ " " " "
(۳۶) حکیم محمد یعقوب صاحب قیس کراچی ۵۰۲۵ " " " "
(۳۷) آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ رحمت خان صاحب ۶۲۶۳ " " " "
(۳۸) محمد نذیر صاحب جھیکا مری ۶۵۷۰ " " " "
(۳۹) عبد الرزاق صاحب ڈیرہ غازیخان ۶۶۱۰ " " " "
(۴۰) قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی ۶۷۷۹ " " " "

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جو اطلاع یا خبر اشاعت کیلئے بھیجیں اس پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔ ورنہ ادارہ اس کی اشاعت سے معذور ہوگا۔

اگر بھارت اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر تیار ہو تو کشمیر کے متعلق سمجھوتہ ہو سکتا ہے

لنڈن میں چوھدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

لنڈن ۳۱ جنوری۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جو ۱۲ فروری کو جنیوا میں کشمیر کے متعلق مذاکرہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کے لئے جا رہے ہیں۔ کل نیویارک سے لنڈن پہنچنے پر آپ نے "سٹار" کو بتایا کہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی آخری قرارداد کو مسترد کرنے کے بعد، بھارت نے عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ کمیشن کی دو سابقہ قراردادوں یعنی اگست ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کے مطابق مزید گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہے

پاکستان نے اس کا جواب بھی یہی دیا ہے۔ کہ "بہت اچھا" ہم ایسا کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ انہیں قراردادوں کی بنیاد پر جنیوا میں بات چیت ہو رہی ہے اور میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ ان قراردوں کے متعلق اپنا ہر وعدہ پورا کرنے کو تیار ہے

وزیر خارجہ نے کہا اگر بھارت بھی اپنے وعدے پورے کرنے پر تیار ہو جائے۔ تو فوجوں کے انخلاء کے مسئلہ پر بہت جلد سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ۳ فروری تک برطانیہ میں رہیں گے۔ اس دوران میں وزیر امور دولت مشترکہ اور دیگر وزراء سے تبادلہ خیالات بھی کریں گے۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے سائنسدانوں اور انجنیئروں کی تربیت

لنڈن ۳۱ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے ایک سکیم جاری کرنے کے لئے گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت نوجوان سائنسدانوں اور انجنیئروں کو دولت مشترکہ کے ملکوں اور برطانیہ سے فراہم کر کے انہیں، ایسی تربیت دینے کا انتظام کیا جائے گا جو دنیا کی ہر تربیت کا مقابلہ کر سکے گی

پہلا اقدام یہ ہو گا کہ لنڈن یونیورسٹی کے امپیریل کالج آف سائنس اور ٹیکنالوجی میں توسیع کرنے کے لئے فنڈ جمع کیا جائے گا۔ تاکہ اس کے طلباء کی تعداد دوگنی ہو کر ۳۰۰۰ ہزار ہو جائے۔ اس کالج میں پاکستان اور بھارت کے متعدد طالب علم بھی زیر تعلیم ہیں۔

وزیر خزانہ نے یونیورسٹی کی گرانٹ کمیٹی سے مشورہ طلب کیا ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں جو ایسے کام جاری ہیں ان کے لئے کہاں تک سرکاری امداد کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

اخباری کاغذ کے نرخ کم نہیں ہونگے

بمبئی ۳۱ جنوری۔ اوسلو کی ایک کاغذ بنانیوالی فرم کروگٹ اینڈ ذمز لینڈ کمپنی کے سیلز مینجر مسٹر اینار اوپیڈرسن نے "اسٹار" کو بتایا کہ سیکنڈے نیویا کے کاغذ ساز اخباری کاغذ کے سوا دیگر اقسام کے کاغذ کے نرخ کم کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ اور

سامان خوراک کے نرخوں کو بڑھنے سے روکا جائے

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ باجرے اور دیگر ایسے اناج کے نرخوں کو بڑھنے سے روکنے کی غرض سے مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام قلت والے صوبوں کے لئے سامان خرید اجائے۔ اس طرح براہ راست خریداری کرنیوالے صوبوں میں مقابلہ بازی ختم ہو جائے گی اس نئے طریقے کے تحت۔ جس صوبے کو باجرے وغیرہ کی ضرورت ہوگی۔ وہ اپنی ضروریات سے مرکزی وزارت خوراک کو مطلع کر دے گا۔ اور سپلائی کا انتظام ہو جائے گا۔

توقع ہے کہ نئے طریقے کے تحت مختلف صوبوں کی طرف سے کھلی منڈیوں اور کنٹرول کے علاقوں سے خریداری بھی ختم کر دی جائے گی۔ (اسٹار)

برطانیہ سوڈان میں جلد انتخابات کرانا چاہتا ہے

لنڈن ۳۱ جنوری۔ برطانوی پالیسی نے سوڈان کے متعلق اب یہ رخ اختیار کر لیا ہے کہ سوڈان کے انتخابات جلد از جلد کرائے جائیں اور جنوبی سوڈان کو خاص مراعات دینے اور عہدوں کو سوڈانی بنانے کے مسئلہ کا فیصلہ نئی پارلیمنٹ پر چھوڑ دیا جائے۔ برطانوی دفتر خارجہ میں کل بھی اس جواب کا مطالعہ جاری رہا جو مصر نے برطانوی تجاویز کے جواب میں دیا ہے لیکن انتخابات کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا، کیونکہ اگر جلد ہی انتخابات نہ کرائے گئے۔ تو انہیں کئی ماہ تک ملتوی کرنا پڑے گا۔

لنڈن کے نظریہ کا بہر حال یہ مطلب نہیں لیا جا رہا کہ برطانیہ کی پالیسی تبدیل ہو گئی۔ بلکہ صرف اس مسئلہ سے نپٹنے کا طریقہ بدل دیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل بھی برطانیہ نے فوری طور پر انتخابات کرانے کی تجویز پیش کی تھی۔ مگر اس وقت مصر نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ (اسٹار)

(بقیہ) وہ پاکستان بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ملکوں کے ساتھ اپنی تجارت بڑھانے کی کوشش بھی کریں گے (اسٹار)

ایشیا کو مغربی ممالک سے الگ اپنا اقتصادی نظام قائم کرنا چاہیئے

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ انڈونیشیا کا ایک مشن ان دنوں بھارتی حکومت کے عہدیداروں کے ساتھ گفت و شنید کر رہا ہے۔ اس کے سات ارکان میں سے ایک نے بتایا ہے۔ کہ مشن پاکستان کے دورہ پر بھی جائیگا۔ ابھی تک کراچی جانے کی تاریخ اور وہاں قیام کرنے کی مدت کا فیصلہ تو نہیں ہوا۔ مگر اس کا دارومدار دہلی کی بات چیت کی ترقی پر منحصر ہے۔ ترجمان نے بتایا۔ کہ برصغیر میں انڈونیشی مشن کے دورے کا واحد مقصد صرف تجارتی معاہدے طے کرنا نہیں ہے۔ بلکہ مشن کے ارکان یہ مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ایشیا کے اندر اقتصادی طور پر فائدہ مند تجارت کہاں تک آزادانہ طور پر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایشیا کو لازمی طور پر مغربی ملکوں پر کم از کم انحصار کرنا چاہیئے۔ اور اپنی ترقی اور انفرادی اقتصاد کی تعمیر کی غرض سے قوت ارادی اور عزم صمیم سے اپنے وسائل کو جمع کرنا چاہیئے۔ اور باہمی فائدے کے لئے گہرا تعارف بھی ضروری ہے۔ اور یہی ہمارے خیر سگالی کے مشن کا مقصد ہے۔ ترجمان نے واضح کیا۔ کہ اب تک غیر ملکی ایشیا کو لوٹتے رہے ہیں۔ لیکن اب زیادہ ملک آزاد ہو چکے ہیں۔ انہیں جداگانہ ایشیائی اقتصاد کو تعمیر کرنا چاہیئے۔ اور محض ایک دوسرے پر بین الاقوامی تجارت میں سبقت لے جانے کی کوشش میں ہی مصروف نہیں رہنا چاہیئے۔ (اسٹار)

لاہور میں وزیر اعظم پاکستان کا مشن بہت کامیاب رہا ہے

لاہور ۳۱ جنوری۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ عازم کراچی ہو گئے۔ جب اخبار نویسوں نے ریلوے سٹیشن پر آپ سے پنجاب کے دار الحکومت لاہور کے ایک روزہ دورہ کی نوعیت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں اس سے پہلے جو کچھ کہہ چکا ہوں۔ اس میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ آپ دعا فرمائیں۔ خواجہ ناظم الدین کی روانگی کے بعد اخبار نویسوں نے مسٹر آئی آئی چندریگر سے وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ "میں ابھی اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جہاں تک وزیر اعظم پاکستان کے مشن کا تعلق ہے۔ وہ انتہائی طور پر کامیاب رہا۔ ایک نامہ نگار نے سوال کیا۔ کہ ان مذاکرات میں خوراک کا مسئلہ بھی زیر بحث لایا گیا؟ گورنر پنجاب نے جواب دیا۔ کہ خوراک کا مسئلہ ان مسائل میں سے ایک تھا۔ جن پر وزیر اعظم پاکستان نے قیام لاہور کے دوران میں تبادلہ افکار کیا۔ خوراک کے مسئلہ کو حل کرنے اور صورت حالات پر قابو پانے کے لئے چند نہایت اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ جن کا انکشاف وہ بہت جلد غالباً ایک پریس کانفرنس میں کریں گے۔

چودھری ظفر اللہ قاہرہ جائیں گے۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ باخبر پاکستانی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جنیوا کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں قاہرہ جائیں گے۔ چودھری صاحب آج جنیوا جاتے ہوئے بذریعہ طیارہ لنڈن پہنچے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کراچی واپس آتے ہوئے جنرل نجیب کی دعوت پر قاہرہ میں ٹھہریں گے۔

ٹوکیو ۳۱ جنوری۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اشتراکیت کے خطرہ کے پیش نظر جاپان ×

دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس پر دار العوام میں بحث

لنڈن ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ منگل کے روز برطانوی دار العوام میں دولت مشترکہ کی حالیہ اقتصادی کانفرنس کے متعلق بحث کی جائیگی۔ بحث کے آغاز میں وزیر خزانہ مسٹر آر۔ اے بٹلر کانفرنس کے فیصلوں پر روشنی ڈالیں گے اور ان فیصلوں کے بعد جو ترقی ہوئی ہے۔ ان کی رپورٹ بھی پیش کریں گے۔ "فائنینشل ٹائمز" رقمطراز ہے۔ کہ حزب مخالف خاص طور پر یہ جاننا چاہتی ہے۔ کہ سٹرلنگ کی آزادانہ لین دین کے لئے حکومت نے کونسی تجاویز سوچی ہیں۔ لیکن بحث کی نوعیت کا دارومدار زیادہ تر مسٹر بٹلر کے انکشافات یا خاموشی پر ہوگا۔ توقع نہیں ہے۔ کہ ووٹ لینے کی نوبت بھی آئے۔ (اسٹار)

شام نے صلح کے فیصلوں کو تسلیم کر لیا

دمشق ۳۱ جنوری۔ حکومت شام نے ان فیصلوں کو منظور کر لیا ہے۔ جو گذشتہ نومبر میں افسرانِ رابطہ کی کانفرنس نے عمان میں کئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری لبنانی اور اردنی حکومتوں نے بھی ان فیصلوں کو تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ اگرچہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کانفرنس کی تجاویز پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک فیصلوں کو شائع نہیں کیا گیا (اسٹار)

× غیر جانبدار نہیں رہے گا۔ چنانچہ جاپان اپنی دفاعی طاقت کو مضبوط بنانے کے لئے از سرِ نو مسلح ہو رہا ہے۔